بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۸ ظہور ۱۳۴۳ ہش، ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ، ۸ اگست ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ اگست بوقت ½ ۸ بجے صبح

رات نیند آگئی۔ نزلہ کی تکلیف میں بھی کمی رہی۔ لیکن معمولی ٹمپریچر ابھی چل رہا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالےٰ لاف وگزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے

جو چیز انسان کی قدر وقیمت کو اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے

"اللہ تعالےٰ لاف وگزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان ومال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا۔ اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعامات الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے، دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں، مکالمات الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے یہاں تک کہ استقامت والے سے خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے۔ ظاہری حالت اگر اپنی جگہ کوئی چیز ہوتی اور اس کی قدر وقیمت ہوتی تو ظاہرداری میں تو سب کے سب شریک ہیں۔ عام مسلمان نمازوں میں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے نزدیک شرف اور بزرگی اندرونہ سے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی ظاہری نماز اور اعمال سے نہیں ہے بلکہ اس کی فضیلت اور بزرگی اس چیز سے ہے۔ جو اس کے دل میں ہے۔ حقیقت میں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ شرف اور علو دل ہی کی بات سے مخصوص ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو خدمتگار ہوں اور ان میں سے ایک خدمتگار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کرنے کو حاضر اور تیار رہے اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آجاتا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے کہ یہ محض ایک مزدور ہے جو دن پورے ہوجانے پر تنخواہ لینے والا ہے اور اسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک قدر وقیمت اور محبت اسی سے ہوگی جو محنت اور جانفشانی سے کام کرتا ہے نہ کہ اس مزدور سے۔

پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر وقیمت کو اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالےٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۰ و ۲۶۱)

مجالس انصار اللہ کے لئے نہایت ضروری اعلان

سب مجالس ۲۲ اگست سے ۲۸ اگست تک ہفتہ اصلاح معاشرہ منائیں۔ اس سال قیادت تربیت انصار اللہ کے پروگرام میں اصلاح معاشرہ کی طرف احباب جماعت کو پوری توجہ دلانے کے لئے ایک ہفتہ منانے کی بھی تجویز ہے۔ نظارت اصلاح وارشاد کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال یہ ہفتہ اصلاح معاشرہ ۲۲ اگست بروز ہفتہ سے لے کر ۲۸ اگست بروز جمعہ تک منایا جائے گا۔

جملہ مجالس انصار اللہ ان سات دنوں میں احباب کو اصلاح معاشرہ کی طرف پوری توجہ دلائیں اور اپنے ہاں درج ذیل مضامین خصوصاً تقاریر کا انتظام کریں۔

(۱) سچائی اور راستبازی کی تلقین (۲) غیبت اور بدظنی سے اجتناب (۳) معاملات لین دین میں صفائی (۴) نظام جماعت وخلافت سے وابستگی (۵) بیوی سے حسن سلوک (۶) شریعت کے مطابق لڑکیوں کو ورثہ دینا (۷) تعلیم اور تربیت اولاد کی ذمہ داری

اس ہفتہ کی تمام کارروائی کی اطلاع مرکز میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

زعمائے کرام مجالس ہائے انصار اللہ ربوہ کی خصوصی توجہ کیلئے

آپ کو علم ہوگا کہ ۷ اگست سے سرکاری طور پر ہفتہ شجرکاری منایا جارہا ہے۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ ربوہ کے عہدہ داران اور اراکین اس طرف غیر معمولی توجہ دیں کیونکہ ربوہ بوجہ نئی آبادی ہونے کے دوسرے شہروں اور جگہوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ توجہ کا مقتضی ہے۔ تاکہ سایہ اور پھل دار پودوں کی کثرت کی وجہ سے یہاں کی آب وہوا پر خوشگوار اثر پڑنا شروع ہوجائے۔

(قائد ایثار)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸۔ اگست ۶۴ء

"اسلام کا واحد مفہوم کس طرح ترویج پا سکتا ہے"

"اسلام کا مفہوم اور مبلغین اسلام" کے زیر عنوان ایک طویل اور مفید اداریہ ہفت روزہ "المنبر" مورخہ ۱۳ ۷/۶۴ کے صفحہ ۳، ۴ پر شائع ہوا ہے۔ اداریہ میں اسلام کے مفہوم کے اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو مختلف مفہوم آج اسلام کے لئے جا رہے ہیں ان کی کیا حیثیت ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے مضمون بڑا مفید ہے۔ ذیل میں ہم اس کا ایک طویل حصہ درج کرتے ہیں جس میں اداریہ نگار نے اس طریق کا پر بحث کی ہے جو ایک مفہوم متعین کرنے کے لئے اختیار کیا جا سکتا ہے۔ فرماتے ہیں :۔

"مزید برآں، اسلام کے واحد مفہوم متعین نہ ہونے کی وجہ سے صورتِ حال یہ پیدا ہو چکی ہے کہ ہر جماعت، گروہ اور شخص اپنے پیش نظر مقصد کی جانب دعوت دیتے وقت اپنی بات کو اسلام کی بات قرار دیتا ہے اور اپنے سر پہ اسلام کا کلاہ افتخار رکھ کر اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز ثابت کرتا ہے۔

بطور استدراک ہم اسی مقام پر یہاں پیدا ہونے والے ایک سوال کا جواب بھی دے دینا چاہتے ہیں کہ بلاشبہ اسلام کا ایک مفہوم ہے اور حق یہ ہے کہ اسلام کا مفہوم ایک ہی ہے اور ایک ہی ہو سکتا ہے اور ہمیں اس امر کا بھی اعتراف ہے کہ ایسے راسخین فی العلم دنیا کے ہر دور کی طرح آج بھی موجود ہیں جو اسلام کے اسی واحد مفہوم کے قائل یا علمبردار ہیں جو اس کا واقعی اور صحیح مفہوم ہے لیکن ہم جس عظیم اور ہولناک ابہام کی جانب اشارہ کر رہے ہیں وہ اس ماحول اور فضا پر طاری ہے جس پر ہم آپ رہتے ہیں جس میں علماء دین کے متعدد مکاتیب فکر ایک دوسرے سے متصادم مفاہیم پیش کر رہے ہیں جس میں صدر ایوب اور ان کے حریف ایک دوسرے سے متفاوت مفہوم اسلام پیش کر رہے ہیں اور جس میں اسلام کے وہ سارے مفہوم پیش کئے جا رہے جن کا حوالہ ہم نے صدر ایوب کی تقریر کے مقابل دیا ہے۔"

(المنبر ۳۱ ۷/۶۴ ص ۳)

اس کے بعد اداریہ نگار فرماتے ہیں:۔

"یہ صورتِ حال بڑی اندوہناک ہے اور اس کا مداوا یا تو اس شکل میں ممکن تھا اور ممکن ہے کہ رب السلام خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی ایسے شخص کو اس دور میں توفیق خاص سے نوازیں جو اپنی عظیم تر شخصیت، اپنے اعلےٰ وارفع مقام ایمانی اور معرفت بخش علوم کے ذریعہ ان سارے اختلافات کو کالعدم قرار دیدے اور اسلام کے مفہوم واحد کو عام کر دے اور۔۔۔ یا پھر یہ صورت ممکن تھی کہ اس ملک کے وہ چند سربرآوردہ علماء حق جن کی زندگیاں اسلام کے علوم و معارف کا عکس ہوتیں اور جن کا معیار حق و ناحق کتاب و سنت ہوتا۔ یہ حضرات امتیاز من و تو سے بلند ہو کر یکجا ہوتے، غور کرتے اور کتاب و سنت سے براہِ راست استفادہ کرتے ہوئے اسلام کے واحد مفہوم کے علمبردار بن کر اپنی توانائیاں اور زندگیاں اس کی اشاعت و ترویج کے لئے وقف کر دیتے۔" (ایضاً)

اداریہ نگار جس نتیجہ پر پہنچے ہیں وہ حسب ذیل ہے:۔

"جہاں تک اللہ رب العزت کی جانب سے کسی شخصیت خاص کے برپا کرنے کا تعلق ہے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے وہ آج تک اسے پورا کرتے رہے ہیں ان کے ہاں نہ کل کمی تھی نہ آج احتیاج! وہ جب چاہیں احمد بن حنبل مالک بن انس، نعمان بن ثابت، عبدالحلیم ابن تیمیہ، احمد سرہندی، ولی اللہ، اسمٰعیل شہید علیہم الرحمۃ والغفران ایسے انسان دوبارہ پیدا فرما سکتے ہیں۔ لیکن اس کا تمام تر دارومدار ان کی اپنی مشیت پر ہے جس کا صحیح علم ان کے سوا کسی کو نہیں اور اسی بناء پر ہمیں نہیں کہا گیا کہ تم ایسے اشخاص کا انتظار کرتے رہو اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو بلکہ ہمیں اس امر کا مکلف گردانا گیا ہے کہ تم اللہ کی رسی کو اکٹھے ہو کر مضبوطی سے تھامو اور گروہ بندی و فرقہ واریت اور تشتت وافتراق کو معمول بنا کر ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جاؤ۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا
ولا تفرقوا الآیۃ۔۔۔ ولا
تنازعوا فتفشلوا و
تذھب ریحکم۔ الآیۃ

اب سوال یہ ہے کہ ہمارے ملک کے وہ علماء دین جو موجودہ صورتِ حال کے اس پہلو پر نگاہ رکھتے ہیں جس کی ہم نے وضاحت کی ہے اور اللہ تعالےٰ نے انہیں حساس اور دردمند دل بھی عطا فرمایا ہے اور وہ اس بات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں کہ جمع ہوں تو اسلام کے ایک واضح اور متعین مفہوم پر متفق ہو سکیں کیا یہ حضرات اپنے اپنے فرقوں سے وابستگی پر اسلام کو ترجیح دے سکیں گے اور اس ملک کی ایک اہم بلکہ سب سے اہم اسلامی ضرورت کو پورا کر سکیں گے۔"

(ایضاً)

ہمیں اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ اداریہ نگار نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے اور یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنا وعدہ آج تک پورا کرتا رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے بعض ایسے آئمہ کے نام بھی گنوائے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ اس کام کے لئے متعین کرتا رہا ہے۔

تاہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ آج تک یعنی حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ تک تو اپنی طرف سے ایسی شخصیتیں کھڑی کرتا رہا ہے جو اس کی طرف سے کھڑے ہو کر اصلاح کرتے رہے ہیں تو اب اس نے ہمارے زمانہ میں کیوں ایسا نہیں کیا۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ دراصل حضرت سید احمد بریلوی کے ساتھی اور ماتحت تھے۔ اداریہ نگار شاید سہواً اس امر کو فراموش کر گیا ہے۔

خیر۔ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ تو قریباً ۱۸۳۴ء میں سکھوں سے مقابلہ کرتے ہوئے بالاکوٹ میں شہید ہو گئے تھے۔ آج اس واقعہ پر ۱۳۰ سال گزر گئے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرتا رہے گا اور اس کا ذمہ اس نے خود لے رکھا ہے تو ۱۳۰ سال میں اللہ تعالےٰ نے کیوں کسی ایسے انسان کو کھڑا نہیں کیا جو اس کی طرف سے اصلاح کرتا اور اسلام کے واحد مفہوم کی طرف رہنمائی کرتا خاص کر جبکہ یہ ۱۳۰ سال کا عرصہ ایسا عرصہ ہے کہ جس میں ایسے شخص کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ اس عرصہ میں یورپین اقوام عیسائیت اور الحاد کا دوگونہ ہتھیار لے کر دنیا کو فتح کرتی رہی ہیں اور اسلام کو (نعوذ باللہ) دنیا سے مٹا دینے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔

یہ درست ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مشیت جب چاہے ایسا کرتی ہے مگر ہمیں [illegible] چاہیئے کہ جب موجودہ زمانے سے کم فتنہ کے زمانہ میں حضرت مجدد الف ثانی احمد علیہ الرحمۃ۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ جیسے انسانوں کو اللہ تعالےٰ مبعوث فرماتا ہے تو اس ۱۳۰ سال کے دوران میں جبکہ مغربی فتنہ اونچی سے اونچی پرواز کرتا رہا اور کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کس طرح (نعوذ باللہ) بھول سکتا ہے۔ اور وہ بالکل پرواہ نہیں کرتا بلکہ اس کی جگہ اہل علم حضرات جو دراصل موجودہ انتشار کے ذمہ دار ہیں وہ کام کر سکتے ہیں جو اللہ تعالےٰ کا فرستادہ کر سکتا ہے۔

اس کے خلاف ہم احمدیوں کی پوزیشن اس سے بالکل مختلف ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہرگز نہیں بھولا بلکہ وہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کی شہادت کے اگلے سال ہی یعنی ۱۸۳۵ء میں اسلام کے اس بطل عظیم کو معرض وجود میں لایا جس کا دعوےٰ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کی پیشگوئی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں موجود ہے جو اس زمانے کے سب سے بڑے فتنہ یعنی فتنۂ دجّال کا قلع قمع کرے گا جو یقتل الخنزیر ویکسر الصلیب کا کام سرانجام دے گا اور جو یضع الحرب کا زمانہ دنیا پر لائے گا۔

ہم نے مان لیا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے۔ احمد بن حنبل۔ مالک بن انس۔ نعمان بن ثابت۔ عبدالحلیم ابن تیمیہ۔ احمد سرہندی۔ ولی اللہ۔ اسمٰعیل شہید۔ سید احمد بریلوی علیہم الرحمۃ والغفران کو کب سب لوگوں نے مان لیا تھا۔ کیا آج تک ان لوگوں کی مخالفت کرنے والے موجود نہیں۔ اوروں کو چھوڑئیے۔ حضرات سید احمد بریلوی شہید علیہ الرحمۃ اور شاہ اسمٰعیل شہید کو ہی لے لیجئے۔ کیا آج تک ایک بہت بڑی اکثریت پاک و ہند کے مسلمانوں کی ان کو نعوذ باللہ کافر زندیق اور واجب القتل نہیں گردانتی۔ لیکن کیا اس مخالفت سے ان کی شان پہ کوئی حرف آتا ہے۔ اگر کوئی آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعتِ احمدیہ کی مخالفت کر رہا ہے تو اس سے کیا ہو سکتا ہے۔

ربما یودّ الذین کفروا
لوکانوا مسلمین۔

یعنی بسا اوقات انکار کرنے والے آرزو کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی تسلیم کرنے والے ہوتے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو المنبر کا ایڈیٹر اسی پرچہ میں کیا کہتا ہے:۔

"یہاں یہ عرض کرنا بھی (باقی ص۸ پر)

ملائیشیا میں مبلغین اسلام کی تبلیغی سرگرمیاں

ملائیشیا اور سنگاپور کے وزراء۔ سلطان آف برونائی۔ سلطان آف ملایا اور دیگر معززین کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور نائب وزیر اعظم سیرالیون کی تشریف آوری اور تقاریر

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ ملائیشیا مقیم سنگاپور

(۲)

جماعت احمدیہ کے مبلغین نے بروقت افریقہ پہنچکر افریقن مسلمانوں کو جگایا اور ہوشیار کیا۔ بلکہ انہیں عیسائیت کے ہتھکنڈوں اور گمراہ کن جال سے بچانے کا اہم اور قابل قدر کردار بھی ادا کیا۔ ہم سب افریقن مسلمان جماعت احمدیہ کے شکر گزار ہیں۔ اور ان کی مساعی کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
(نائب وزیر اعظم سیرالیون)

علیحدہ کلمہ کی حقیقت

اس عرصہ میں سنگاپور اور ملایا کے نئے الیکشنوں میں کامیابی کے موقعہ پر تنکو عبدالرحمٰن وزیر اعظم ملیشیا۔ مسٹر لی کوان یو وزیر اعظم سنگاپور۔ عالی جناب یوسف بن اسحٰق گورنر آف سنگاپور۔ سلطان آف برونائی۔ سلطان اعظم آف ملایا اور سنگاپور کے سب وزراء کو فرداً فرداً مبارکباد کے خطوط لکھے گئے اور اسلامی اصول کی فلاسفی۔ لائف آف محمد۔ قرآن کریم انگریزی۔ احمدیت کی طرف دعوت اور دیگر ضروری کتب سب کو تحفۃً پیش کی گئیں۔ جو سب نے شکریہ قبول کیں۔ اور اکثر کی طرف سے تحریری خوشکن جوابات بھی موصول ہوئے۔ ایک روز جوہر شہر سے کچھ طالب علم خاص طور پر مجھے ملنے احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے۔ انہیں ایک گھنٹہ تبلیغ کی اور احمدیت کے متعلق ان کی سب غلط فہمیاں دور کی گئیں۔ ان میں سے ایک نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے اوپر دیوار پر موٹے الفاظ میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ خوبصورت شیشے میں جڑا ہوا دیکھ کر سخت حیرانی کا اظہار کیا اور مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ کا بھی یہی کلمہ ہے۔ ہم تو بچپن سے سنتے آتے ہیں کہ قادیانیوں کا کلمہ اور ہے۔ اور اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے کہا یہ کلمہ شریف کا فریم یہاں سالہا سال سے لگا ہوا ہے۔ اور نہ ہی مجھے آپ سب کے آنے کا علم تھا کہ میں آپ کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کلمہ شریف عارضی طور پر یہاں لگا لیتا نیز انہیں اپنی مسجد بھی دکھائی۔ جہاں دیواروں پر کئی جگہ کلمہ شریف اور سورۃ الفاتحہ لکھی ہوئی ہے جس پر انہیں یقین ہو گیا کہ ان کے مولوی انہیں یونہی بہکاتے اور ڈراتے رہتے ہیں۔ ایک ان میں سے کہنے لگا کہ کیا آپ لوگ حج بھی کرتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں۔ میں نے کہا ہم اسلام کے ہر رکن پر خدا کے فضل سے دوسروں سے بہتر طور پر عمل کرتے ہیں۔ بلکہ ہماری زندگی اسلام کی خاطر وقف ہے اور میں خود حاجی ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ۵۵ء میں حج کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ روزوں کے متعلق بھی میں نے انہیں اپنا ایک ملائی ٹریکٹ پیش کیا۔ جس میں روزوں کی حکمتیں اور احکامات قرآن کریم سے درج تھے۔ الغرض ان کی سب غلط فہمیاں دور کی گئیں۔ اور ان کو ملائی اور انگریزی کتب دی گئیں۔ جس کے بعد وہ سب بہت خوش ہو کر واپس لوٹے۔

اسلامک پارٹی کے لیڈر کی آمد

ملایا کی ایک بڑی اہم پولیٹیکل پارٹی MIP جو پان ملاین اسلامک پارٹی ہے جو اپنا مقصد ملیشیا میں اسلام اور مسلمانوں کو تقویت دینا ظاہر کرتے ہیں۔ اور ملایا کی بعض ریاستوں میں ان کا بہت اثر و نفوذ ہے۔ ان کے لیڈر ڈاکٹر بہاؤالدین صاحب پی۔ ایچ ڈی لنڈن جرمنی بیروت ازہر وغیرہ کوالالمپور سے سنگاپور آنے پر اپنے ایک دوست کے ساتھ ہمارے مشن میں بھی آئے۔ آتے ہی کہنے لگے کہ اگرچہ میں احمدی نہیں ہوں لیکن آپ کے خلیفہ کی طرف سے شائع شدہ انگریزی تفسیر القرآن کی پہلی دو جلدیں میں نے خرید کر پڑھی تھیں۔ وہ تفسیر مجھے اس قدر پسندیدہ اور معقول نظر آئی ہے کہ میں نے تہیہ کر لیا تھا کہ جب بھی کبھی سنگاپور جاؤں گا۔ تو اس کی باقی جلدیں بھی ضرور حاصل کروں گا۔ اس پر میں نے انہیں تفسیر منگا کر دینے کا وعدہ کیا۔ اور (O.R.P. CO) کا ایڈریس بھی نوٹ کرایا

ایک اہم اعتراض کا جواب

اس کے بعد باتوں باتوں میں کہنے لگے۔ کہ اگر آپ لوگ اپنے بانی کو ماننا ضروری قرار نہ دیں۔ تو کیا حرج ہے۔ اگر بیعت وغیرہ کی آپ کے شرائط میں سے نہ ہو۔ تو آپ سے دنیا کے اکثر انصاف پسند مسلمان تعاون کریں۔ کیونکہ آپ کی اسلام کے حق میں خدمات واقعی قابل قدر ہیں۔ خصوصاً جس معقول اسلوب سے آپ کی تفسیر لکھی گئی ہے مجھے بہت پسند ہے۔ آخر جب ایک مسلمان باقاعدہ نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے۔ حج۔ زکوٰۃ اور دیگر سب اسلامی ارکان اور تعلیمات پر کاربند رہنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے پھر ایک نئی بیعت کر کے کسی خاص مسلم جماعت میں داخل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے سچا مسلمان ہونے کے لئے اس کے اعمال ہی کافی ہونے چاہئیں

میں نے انہیں جواباً کہا کہ آپ تو ماشاءاللہ ڈاکٹر آف فلاسفی ہیں۔ عقلی طور پر آپ بخوبی جان سکتے ہیں کہ جس شخص کا یہ دعوےٰ ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دین محمدی کو پھر سے قائم کرنے اور مسلمانوں میں وہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا جوش ولولہ اور ایمان و اخلاص پیدا کرنے کے لئے اور اسلام کے مقابل پر تمام دیگر ادیان باطلہ کو شکست دینے کے لئے بھیجا ہے۔ وہ ایک بشر ہونے کے لحاظ سے یہ اتنا بڑا کام اکیلے کیسے کر سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ بھی اپنے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح ایک مخلص و مطیع اور منظم جماعت اپنے ساتھ قائم کرتا۔ بیعت کے عربی معنے یہی ہیں کہ کسی کو اپنا راہنما امام یا لیڈر تسلیم کر کے اس کی اطاعت کرنے اور اس سے ہر طرح تعاون کرنے کا عہد کرنا۔ آپ خود ایک پولیٹیکل پارٹی کے لیڈر ہیں۔ اور خود آپ نے اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہوگا کہ آپ کی پارٹی کا ہر ممبر سیاسی لحاظ سے آپ کی اطاعت کرے۔ اور آپ کو اپنا لیڈر تسلیم کرے۔ کیا اگر کوئی دوسری پارٹی کا فرد آپ کے پاس آکر کہے کہ میں آپ کے خیالات سے متفق ہوں۔ اور آپ سے ہر طرح تعاون کروں گا مگر آپ کو میں اپنا لیڈر تسلیم نہیں کرتا اور آپ کی اطاعت اور آپ کی پارٹی میں شامل ہونا میرے لئے ضروری نہ ہوگا تو کیا آپ اس کے رویہ کو معقول خیال کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

بالفاظ دیگر اس کا مطلب یہی ہوگا کہ آپ کی پارٹی کے ہر ممبر کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ آپ کی پولیٹیکل بیعت کرے اگر آپ پر بھی کوئی شخص اس قسم کا اعتراض کرے۔ جیسا کہ آپ نے کیا ہے۔ تو پھر آپ کا جو جواب اسے ہوگا وہی میری طرف سے سمجھ لیں۔ پس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے لئے یہ نہایت ضروری تھا۔ کہ آپ اسلام کے لئے قربانی کرنے والی ایک مخلص اور منظم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت پیدا کرتے اور ظاہر ہے کہ ایسی جماعت بیعت وغیرہ کے بغیر خود بخود قائم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اسی قسم کی روحانی جماعت کے ممبران یا مریدان کے لئے جس کے ذمہ اتنا کام ہو۔ اپنے روحانی راہنما لیڈر یا خلیفہ کی بیعت کرنا لابدی ہے۔

اس کے علاوہ انہیں عرض کیا گیا۔ کہ آخر صحابہ کرام بھی تو متقی پرہیزگار تہجد گزار بلکہ اولیاء الرحمٰن تھے۔ اور اسلام کی تعلیم پر ایسے اعلیٰ اور صحیح طریق پر قائم تھے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی تھا۔ اور وہ اس سے راضی تھے۔ مگر اس کے باوجود حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ رضوان اللہ علیہم کا سب صحابہؓ کو اپنی بیعت کرنے پر مجبور کرنا ثابت کرتا ہے کہ ہر زمانہ میں سب مسلمانوں کے لئے خواہ وہ کتنے ہی پکے مسلمان ہوں یہ ضروری ہے کہ وہ مامور من اللہ یا امام یا خلیفہ کی بیعت میں شامل ہو کر کفر کے مقابل پر بنیان مرصوص ثابت ہوں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ جب خلافت راشدہ مٹ گئی۔ تو ایک امام یا خلیفہ کی بیعت کا سلسلہ بھی مفقود ہو گیا۔ اور یہی بات درحقیقت مسلمانوں کے تنزل کا

باعث رہی ہے اور اب تک ہے۔ قرآن کریم کی آیت

یا ایّہا الذین آمنوا آمنوا باللّٰہ و رسولہ

اسی مفہوم کو ادا کرتی ہے

صحیح حدیث میں بھی آتا ہے کہ جس مسلمان کی گردن پر وقت کے امام یا خلیفہ کی بیعت کا جوا نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ کے وہ موعود مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح فرمان موجود ہے کہ جب وہ ظاہر ہوں گے تو انھیں میرا سلام پہنچایا جائے اور ان کی بیعت کی جائے قرآن کریم یہ بھی فرماتا ہے کہ کونوا مع الصادقین کہ سچوں کا ساتھ دو۔ ان کی جماعت میں داخل ہو جاؤ۔ اور ان کی صحبت اور تربیت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اب اگر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے جملہ دعاوی میں سچے ہیں اور یقیناً سچے ہیں تو ایک سچا مسلمان ان کی جماعت سے علیحدہ کیسے رہ سکتا ہے اس آیت کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ایک سچے مامور من اللہ کو یہ تو کہہ دیا جائے کہ ہاں آپ سچے ہیں مگر آپ کی معیت اور آپ کی جماعت میں شامل ہونا ہم نہ صرف غیر ضروری سمجھتے ہیں بلکہ آپ کی مخالف جماعتوں میں شامل رہیں گے۔

اس کے بعد ڈاکٹر نے نبوت کے متعلق بعض سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں اور ان کے رخصت ہونے سے پہلے انہیں "احمدیت کیا ہے" "اسلام کا اقتصادی نظام" "احمدیت کی طرف دعوت" "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور چند ایک پمفلٹ تحفۃً پیش کئے گئے۔ جس کے بعد وہ دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے تشریف لے گئے۔

تعلیم و تربیت

جماعت کے ماہواری اجلاس اور حلقہ وار میٹنگوں میں شمولیت کے علاوہ ہر ہفتہ کے روز بعد نماز مغرب احباب جماعت کی ٹریننگ کے لئے مسجد میں خاص اسباق وغیرہ جاری رہے جن میں مختلف ضروری مضامین اور قرآن کریم کی آیات کی تفسیر احباب کے ذہن نشین کرائی جاتی رہی اسی طرح دور دراز جنگلوں میں رہنے والے احباب کی تربیت اور بچوں کی تعلیم اور نگرانی کے لئے کرانجی جنرل ہسپتال کوارٹرز کموفی روڈ اور دیگر اہم حلقوں میں وقتاً فوقتاً جاتا رہا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی آمد

ماہ فروری کے آخر میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کولالمپور ایک کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے اس تقریب پر سیرالیون کے نائب وزیر اعظم آنریبل مصطفےٰ السنوسی اور ان کے سیکرٹری بھی افریقہ سے کولالمپور آئے ہوئے تھے وہ مکرم و محترم چوہدری صاحب سے ملے نماز جمعہ چوہدری صاحب نے کولالمپور احمدیہ مشن میں پڑھائی جس میں مکرم آنریبل مصطفےٰ سنوسی صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ نماز جمعہ کے بعد جماعت کی طرف سے انھیں ان کو اسماعیل بن عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے ایڈریس پیش کیا اور خوش آمدید کہا جس پر آنریبل مصطفےٰ صاحب نائب وزیر اعظم سیرالیون نے شکریہ ادا کرنے کے بعد جناب کی خواہش پر افریقہ میں احمدی مبلغین کی تبلیغی سرگرمیوں کے حالات سنائے اور اسلام کی اشاعت کے لئے جماعت احمدیہ کی انتھک کوششوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے مبلغین نے بروقت افریقہ پہنچ کر افریقی مسلمانوں کو نہ صرف جگایا اور ہوشیار کر دیا بلکہ انھیں عیسائیت کے مضبوط ہتھکنڈوں اور گمراہ کن جال سے بچانے کا اہم اور قابل قدر کردار ادا کیا ہے اس لئے ہم سب مسلمان لیڈر باوجود باقاعدہ طور پر احمدیت میں شامل نہ ہونے کے جماعت احمدیہ کے شکرگزار ہیں اور ان کی مساعی کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہم لوگ نہ صرف یہ کہ ان کی کسی رنگ میں بھی مخالفت نہیں کرتے بلکہ ہماری طرف سے مبلغین جماعت احمدیہ کے لئے تعاون اور محبت اور اخوت اسلامی کا ہاتھ ہمیشہ پھیلا رہتا ہے۔ سیرالیون واپس ہوتے ہوئے وہ سنگاپور مشن میں بھی چند گھنٹے ٹھہرے نماز مغرب و عشاء ہمارے ساتھ ادا کی کھانا تناول کیا اور پھر آگے رخصت ہو گئے۔

مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی کولالمپور سے پاکستان واپس جاتے ہوئے ڈیڑھ دو گھنٹہ سنگاپور ٹھہرے۔ جماعت کی طرف سے انھیں ایئرپورٹ پر ایک پارٹی دی گئی۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ شہر کے بعض معززین اور کمشنر آف پاکستان اور ان کے اسٹاف نے بھی شرکت کی۔ جماعت کی طرف سے مسٹر محمد امین علی جنرل سیکرٹری جماعت سنگاپور اور کمشنر صاحب نے مکرم چوہدری صاحب کو خوش آمدید کہا محترم چوہدری صاحب موصوف نے جواباً تقریباً نصف گھنٹہ تقریر فرمائی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کو ضروری نصائح سے نوازنے کے علاوہ تمام دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ حالت پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وقت آ گیا ہے کہ ہم مسلمان اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور اسلامی دنیا کو جو خطرات لاحق ہیں ان کی تلافی کا سامان کرنے کے لئے اپنی قربانیاں پیش کریں۔ آپ نے سب سے زیادہ اس امر پر زور دیا اور خاص نصیحت فرمائی کہ اگر ہر مسلمان قرآن کریم کی تعلیم کا عملی نمونہ بننے کی کوشش کرے اور اپنے اعمال اور کردار اور اخلاقِ عالیہ اور نیک نمونہ کے ذریعہ دوسروں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرے تو دنیا خود بخود اسلام کی سچائی اور برتری کی قائل ہو جائے گی اور غیر مسلموں کے دل اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اور پھر خدا تعالےٰ بھی ہم سے راضی ہو کر اپنی خاص مدد و نصرت سے ہمیں نوازے گا۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ پریس فوٹوگرافروں نے آپ کے فوٹو لئے اور آپ پاکستان رخصت ہو گئے۔

متفرق امور

عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً ۲۲۵ غیر از جماعت زائرین مشن میں تشریف لائے جنھیں تبلیغ کی گئی تقریباً

(باقی صفحہ پر)

مجالس انصار اللہ ضلع خیرپور (سابق سندھ) کا تیسرا کامیاب

سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۵-۲۶ ماہ جولائی ۶۲ء کو یہ اجتماع بمقام گوٹھ غلام محمد منعقد ہوا۔ کل چار اجلاس منعقد ہوئے مکرمی جناب صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن بطور مرکزی نمائندہ شامل ہوئے۔ آپ کے علاوہ مکرمی جناب مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئٹہ سے ایک لمبا سفر طے کر کے اس عاجز کی درخواست پر تشریف لائے۔ نیز حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع نواب شاہ نے بھی شرکت فرمائی

پہلے اجلاس کی صدارت مرکزی نمائندہ نے فرمائی۔ تلاوت مولوی عبدالستار صاحب معلم وقف جدید نے کی۔ صدر صاحب نے دعا کرائی اور عہد خاکسار نے دہرایا۔ نظم مکرم محمود احمد صاحب نسیم نے پڑھی اور مکرم صوفی صاحب نے صدر محترم کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ درس قرآن کریم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے۔ درس حدیث مکرم جناب مولوی محمد الدین صاحب نے اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرم مولوی محمد عمر صاحب بی۔ اے نے دیا۔ پھر مولوی محمد الدین صاحب مربی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر تقریر فرمائی۔ پھر ٹیپ ریکارڈ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی ایمان افروز تقریر سنائی گئی۔ جو مرکز سے مکرمی چوہدری محمد ابراہیم صاحب لائے تھے۔ پھر "ہماری تعلیم" مکرم محمود احمد صاحب نسیم نے پڑھ کر سنائی اور بعدہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات بیان فرما کر حاضرین کو مستفیض فرمایا اور پہلا اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع نواب شاہ بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک چوہدری نبی احمد صاحب نے کی اور نظم خاکسار نے پڑھی پھر مکرمی جناب عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے احباب سے خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد مکرمی مہاشہ محمد عمر صاحب نے اسلام کی امتیازی خصوصیات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر نظم خاکسار نے پڑھی اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول پاک صلعم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور اجلاس ۱۰½ بجے شب دعا پر ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس نماز تہجد سے شروع ہوا۔ نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ اس کے بعد مولوی محمد عمر صاحب نے درس حدیث اور صوفی محمد رفیع صاحب صحابی اور صاحب صدر نے ذکر حبیب کے موضوع پر ۷ بجے تک واقعات بیان فرمائے اور اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس خاکسار (ناظم اعلےٰ انصار اللہ سابق سندھ) کی صدارت میں ۸-۳۰ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم ٹیپ ریکارڈ سے سنائی گئی۔ اور پھر مہاشہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے احباب سے خطاب فرمایا اور پھر انعامی تقریری مقابلہ ہوا جس میں ۱۱ انصار و خدام نے حصہ لیا۔ اس کے بعد ٹیپ ریکارڈ نے نظم سنائی گئی اور پھر مکرمی جناب مولوی غلام احمد صاحب کی ٹیپ ریکارڈ تقریر سنائی گئی بعدہ خدمت دین کو اک فضلِ الٰہی جانو کے موضوع پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرمی جناب ناظر صاحب بیت المال نے دوستوں سے خطاب فرمایا اور مجلس مذاکرہ بھی ہوئی۔ آپ کے بعد مکرمی جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی کے سلسلہ میں دعاؤں پر زور دینے کی تلقین کی۔ آپ کی تقریر کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی جو مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے تقسیم فرمائے اور خطاب بھی فرمایا۔

آخر میں خاکسار نے انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی اور یہ بابرکت اجتماع عہد اور دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ ایک نوجوان بیعت کر کے داخلِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ اسے استقامت بخشے۔ گوٹھ غلام محمد کے احباب خصوصاً چوہدری غلام محمد صاحب اور چوہدری نبی احمد صاحب نے مہمان نوازی اور دیگر انتظامات میں بانشراحِ صدر اور ہمت سے کام لیا اس کے لئے وہ دعا کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

قریشی عبدالرحمٰن عفی اللہ عنہ

ناظم مجالس انصار اللہ سابق سندھ

سُورج اور اُس کے تغیرات

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ایس سی ربوہ)

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خالقیت کا اظہار ایک دفعہ کر دیا اور یہ کائنات معرضِ وجود میں آگئی۔ اب دنیا کے کاروبار مقررہ قوانین کے ماتحت ہو رہا ہے اور صفت خلق کے ظہور کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ یہ ایک کم فہم انسان کا خیال تو ہو سکتا ہے۔ لیکن جو لوگ سائنس کے اصولوں سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کائنات میں کسی وجود کو دوام حاصل نہیں۔ خلق و فنا کا سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں ہر جگہ جاری ہے اور ہر آن اشیاء میں تغیر و تبدل واقع ہوتا رہتا ہے کسی میں کم اور کسی میں زیادہ، کسی میں یہ تغیر نمایاں اور واضح ہے اور کسی میں اتنا باریک کہ مشکل سے ہی اس کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو تغیر سے مستثنیٰ ہو۔

ہمارا سورج جو زمین سے نو کروڑ تین لاکھ میل دُور ہے ایسی اشیاء میں سے ہے جس کے بارے میں عام لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ غیر متغیر اور غیر متبدل ہے۔ جیسا وہ اب سے ہزار سال پہلے تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ لیکن سائنسی علوم کی ترقی اور نئے نئے آلات کی ایجاد کے باعث انسان کے حواس بہت تیز ہو گئے ہیں۔ اور وہ بہت دور کی اشیاء کا بھی ادراک کرنے لگا ہے۔ اب اس امر کا قطعی ثبوت فراہم ہو گیا ہے کہ وہ سورج جو ہر روز ایک ہی طرح طلوع اور غروب ہوتا ہے درحقیقت عظیم تغیرات کی آماجگاہ ہے۔ بظاہر اس میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی لیکن اس کی زندگی کے کوئی دو سیکنڈ بھی یکساں نہیں ہیں۔ جس طرح وہ ہماری زمین سے جسامت میں بڑا ہے اسی طرح اس میں تغیرات بھی عظیم الشان پیمانے پر ہو رہے ہیں اور یہی تغیرات اس کی روشنی، چمک دمک اور حرارت و توانائی کا موجب ہیں۔

سورج کے بعض تغیرات ایسے ہیں جو ہر لحظہ اور ہر آن ہو رہے ہیں لیکن کچھ تغیرات ایسے بھی ہیں جو دَوری ہیں اور ایک معین وقفہ کے بعد ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ان سب تغیرات سے ہماری زمین اور اس پر رہنے والوں کی زندگی متاثر ہوتی ہے اس لئے ان کا مطالعہ علم کی دوسری شاخوں کی طرح نہایت درجہ مفید ہے۔ اس جگہ سورج کے صرف ایک دَوری تغیر کا ذکر کرنا مطلوب ہے۔

سورج کے دَوری تغیرات میں سے ایک وہ تغیر ہے جو گیارہ سال کے عرصہ میں واقع ہوتا ہے۔ اگر دوربین سے سورج کو دیکھا جائے تو اس کی شفاف سطح پر کئی چھوٹے بڑے سیاہ دھبے نظر آتے ہیں۔ جنہیں سورج کے داغ (Sunspots) کہتے ہیں۔ یہ دھبے کوئی مستقل حیثیت نہیں رکھتے۔ بلکہ گھٹتے بڑھتے اور بنتے بگڑتے رہتے ہیں۔ اگر مسلسل کئی دن تک انکا مشاہدہ کیا جائے تو یہ مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے مقام کی تبدیلی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ سورج بھی زمین کی طرح اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے اور پچیس۲۵ دن میں ایک دَور مکمل کر لیتا ہے۔

اگر کسی بڑی دوربین سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دھبے محض داغ نہیں ہیں بلکہ سورج کی سطح پر بڑے بڑے شگاف یا بھنور سے ہیں۔ جن میں سے آتشین مادہ بڑے جوش کے ساتھ فوارے کی طرح ابل ابل کر باہر نکلتا اور چاروں طرف پھیل جاتا ہے۔ سائنسدانوں کا اندازہ ہے کہ سورج کی سطح کا درجہ حرارت چھ ہزار درجہ مئی (سینٹی گریڈ) ہے لیکن اس کے اندرونی حصہ کا درجہ حرارت لاکھوں بلکہ کروڑوں تک پہنچتا ہے۔ جب اندرونی بخارات زور سے نکل کر چشموں کی صورت میں باہر نکلتے ہیں اور چاروں طرف پھیل جاتے ہیں تو اس پھیلاؤ سے وہ ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں اور انکا درجہ حرارت سطح کے بخارات سے بھی ایکہزار درجہ نیچے گر کر صرف چار یا پانچہزار کے قریب رہ جاتا ہے۔ درجہ حرارت کے اس فرق کی وجہ سے یہ حصہ نسبتاً کثیف ہو جاتا ہے اور دھبے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

سورج میں جو ہل چل مچی رہتی ہے وہ ہمیشہ ایک حالت پر نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دھبے کبھی کم ہو جاتے ہیں اور کبھی زیادہ بلکہ کبھی کبھی بالکل غائب بھی ہو جاتے ہیں ہیئت دانوں کا اندازہ ہے کہ پانچ ساڑھے پانچ سال کے عرصہ میں یہ بڑھتے رہتے ہیں اور ایک انتہا کو پہنچ کر پھر اتنی ہی مدت میں کم ہو جاتے ہیں۔ اس طرح گیارہ سال کے عرصہ میں ان کا دور مکمل ہو جاتا ہے۔ ان دھبوں میں سے بعض اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ہماری زمین جیسی کئی زمینیں ان میں سما سکتی ہیں اور انہیں طلوع یا غروب آفتاب کے وقت بغیر دوربین کے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ جس وقت ان شگافوں میں شعلوں کا ابال شروع ہوتا ہے تو بے حساب توانائی خارج ہوتی ہے جو کروڑوں کروڑ ہائیڈروجن بموں کی توانائی سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اس ناری طوفان کے اثرات سورج کی سطح تک ہی محدود نہیں رہ سکتے بلکہ تمام گردوپیش کو متاثر کرتے ہیں اور ہماری زمین بھی باوجود نو کروڑ میل دور ہونے کے ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اس طوفان کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایسی گیسوں کا ایک بادل سا چاروں طرف فضا میں بکھر جاتا ہے جن پر برقی بار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ برقی بار رکھنے والے ذرات جیسے الیکٹران اور پروٹان ہیں بڑی مقدار میں سورج سے خارج ہونے لگتے ہیں ساتھ ذرات کے ساتھ لاشعاعیں جن کو ایکس ریز (X Rays) بھی کہتے ہیں اور بالائے بنفشی شعاعیں (Ultra Violet Rays) بھی چاروں طرف پھیلتی ہیں۔ جب یہ ذرات اور یہ شعاعیں سورج سے نکل کر مختلف رفتار سے چلتی ہوئی زمین تک پہنچتی ہیں تو اس کی بالائی فضا کو بہت متاثر کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ریڈیائی پیغامات میں گڑبڑ واقع ہو جاتی ہے زمین کے اطراف جو مقناطیسی اثرات پائے جاتے ہیں ان میں سخت ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور غیر معمولی تبدیلیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں جن کو سائینسی زبان میں مقناطیسی طوفان کہتے ہیں۔ قطب نما کی سوئی کو دیکھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ سخت بے چین ہے۔ ان تغیرات کے علاوہ ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ قطب شمالی اور قطب جنوبی کے قریب آسمان پر رنگ برنگی روشنیاں دکھائی دیتی ہیں جن کو آرورا (aurora) کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شمسی داغوں کی اس دوری کیفیت کا نہ صرف زمین اور اسکے موسم پر اثر پڑتا ہے بلکہ انسانی طبائع بھی متاثر ہوتی ہیں نہ صرف اسقدر بلکہ زمین کی پیداوار، صنعت و حرفت اور تجارت کے اتار چڑھاؤ پر بھی یہ تغیر اثر انداز ہوتا ہے۔

اگرچہ سورج کا مطالعہ قدیم زمانہ سے ہو رہا ہے لیکن اس وقت سے لیکر اب تک یہ تحقیق انفرادی رنگ میں ہو رہی تھی۔ ہر زمانہ اور ہر ملک کے لوگ اپنے اپنے رنگ میں، اپنے ذوق اور حالات کے مطابق اسمیں حصہ لیتے اور ہماری معلومات میں اضافہ کرتے تھے لیکن اب علمی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہے اور یہ محسوس کیا جانے لگا ہے کہ انفرادی رنگ میں اور الگ الگ تحقیق و جستجو کا سلسلہ جاری رکھا جائے تو ترقی کی رفتار بہت دھیمی ہوتی ہے۔ چونکہ ہر شخص ہر جگہ پہنچ نہیں سکتا اس لئے لازماً مشاہدات بہت محدود ہوتے ہیں اور ان میں کوئی ربط بھی قائم نہیں کیا جا سکتا۔ ان خرابیوں کے پیش نظر مختلف ممالک کے سائنسدانوں نے مل کر باہم یہ تصفیہ کیا کہ انفرادی کوششوں کے ساتھ ساتھ اجتماعی رنگ میں بھی تحقیق کا سلسلہ جاری کرنا چاہیئے بالخصوص ایسے اوقات میں جبکہ ارضی یا سماوی تغیرات لمبے وقفہ کے بعد اور محدود وقت کیلئے ظہور پذیر ہوں۔ اس قسم کی اجتماعی اور بین الاقوامی کوشش ۱۹۶۴-۶۵ء کے درمیانی عرصہ میں کی جا رہی ہے۔ اس عرصہ کو سرکاری طور پر "بین الاقوامی پرسکون شمسی سال" (International years of the Quiet Sun) یا I Q S Y کا نام دیا گیا ہے اس کوشش میں ستر کے قریب اقوام حصہ لے رہی ہیں اور بجائے ایک جگہ اکٹھے ہو کر مشاہدات کرنے کے متفرق مقامات پر اس کا سلسلہ جاری ہے۔ اس اجتماعی کوشش کے باعث ساری دنیا ایک عظیم رصدگاہ کا حکم رکھتی ہے جہاں منظم رنگ میں تجربات اور مشاہدات کئے جا رہے ہیں۔ قطبین کے دور دراز اور دشوار گذار علاقے بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ وہاں بھی مشاہدات کا سلسلہ جاری ہے۔ بین الاقوامی تعاون کا یہ نہایت ہی دلچسپ مظاہرہ ہے جسمیں ترقی یافتہ مغربی ممالک کے علاوہ افریقہ کے پسماندہ ممالک مثلاً سیرالیون، غانا، نائیجیریا، کانگو، یوگنڈا اور کینیا بھی اپنی اپنی بساط کے موافق حصہ لے رہے ہیں یہ کام ایک خاص نوعیت کا ہے جسمیں جدید آلات کا استعمال ناگزیر ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر یونیسکو (UNISCO) کے زیر اہتمام ایک بین الاقوامی تربیتی کورس کا انتظام بلجیم اور جرمنی میں کیا گیا تاکہ پسماندہ ممالک کے سائنسدان اور طلباء اس خاص کام کیلئے قبل از وقت تیار کئے جا سکیں۔

اجتماعی کوشش کیلئے ۶۴-۶۵ء کا انتخاب دو۲ وجوہات کے باعث کیا گیا۔ ایک اس وجہ سے کہ یہ وہ زمانہ ہے جسمیں سورج کی ہیجانی کیفیت نہایت درجہ کم ہے اس کی سطح پر حالات نسبتاً پرسکون ہیں شمسی داغ اپنی جسامت اور تعداد دونوں اعتبار سے قلیل ترین مقدار میں ہیں اور ان سے متعلقہ اثرات بھی بڑی حد تک گھٹ گئے ہیں۔ یہ کیفیت دوبارہ آئندہ گیارہ سال کے بعد ہی پیدا ہو گی۔ دوسرا سبب اسوقت کے انتخاب کا یہ ہے کہ جو مواد مشاہدات اور تجربات کے رنگ میں اسوقت جمع ہو گا اسکا مقابلہ اس مواد سے کیا جا سکے گا جو اس قسم کی اجتماعی کوشش سے بین الاقوامی ارضی طبعی سال (I G Y) کے تحت ۱۹۵۷-۵۸ء میں جمع کیا گیا تھا۔ اُسوقت سورج میں ہیجانی کیفیت انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اور ایسا تلاطم برپا تھا جو گذشتہ دوسو۲۰۰ سال میں بھی واقع نہیں ہوا تھا۔

اوپر یہ ذکر ہو چکا ہے کہ سورج میں جو داغ نمودار ہوتے ہیں ان کا اثر زمین کے موسم پر بھی پڑتا ہے اس میں شک نہیں کہ ایسا ضرور ہوتا ہے۔ لیکن ان دونوں باتوں میں کس حد تک باہمی جوڑ اور تعلق ہے اس کا ابھی تک صحیح طور پر علم نہیں ہوا۔ اسی طرح دوسرے اثرات جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے کس حد تک سورج کی اس دوری کیفیت سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان کے باہمی تعلق کو اس عرصہ میں دریافت کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(باقی)

لیڈر

ضروری ہو گا۔ کہ قادیانی امت کی گمراہی سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے کم از کم اسی قسم کی جدوجہد کرنا ہو گی جس قسم کی مساعی قادیانی امت کے افراد بروئے کار لا رہے ہیں۔ یہ مساعی کس نوع کی ہیں اس کی تازہ ترین مثال ملاحظہ ہو۔

"ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی پر قادیانی امت نے جو تاثر لیا ہے اسکا ایک پہلو یہ ہے کہ اس امت کے ایک سربرآوردہ مناظر "الفرقان" ربوہ کے ایڈیٹر نے جماعت سے کہا ہے۔ کہ اگر گورنر مغربی پاکستان جلد از جلد اس پمفلٹ کی ضبطی کا حکم واپس نہ لیں تو قادیانی نوجوان "فوراً عزم کر لیں کہ۔ اس سارے رسالے کو من وعن زبانی حفظ کر لیں گے" یہ چھوٹے سائز کے ساڑھے تیرہ صفحات ہیں اور قریباً ساڑھے چار ہزار

بقیہ صفحہ ۲

چھوٹے بڑے الفاظ کا مجموعہ ہے۔ جس کا زبانی یاد کرنا اور سینہ بسینہ منتقل کرتے چلے جانا کچھ بھی مشکل کام نہیں"

(الفرقان جولائی ۶۴ء)

یہ ہے اس عزم کی ایک جھلک جو امت قادیانیہ اپنے موجودہ دور زوال و انحطاط میں بھی اپنے سینوں میں پنہاں رکھتی ہے۔ اب پاکستان کے مسلمان خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں خدا کے آخری رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شان کو ساری دنیا پر اجاگر کرنے اور اس شان کے خلاف بولیی شر انگیزیوں سے اسے محفوظ رکھنے کیلئے کس گرمجوشی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ (المنبر ۷/۲۴ صفحہ ۵)

الغرض، اللہ تعالیٰ نے ایسی شخصیت کو وقت پر مبعوث فرما

عزیز و اقارب کی طرف سے صدقہ جاریہ میں شمولیت

ایک مخلص بہن کا نیک نمونہ اور درخواست دعا

محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا برکت علی صاحب بغداد نے مبلغ -/۶۰ روپے چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون حسب ذیل تفصیل سے ارسال فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء نیز یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ قارئین کرام ان سب کے لئے دعا فرما دیں۔

۱۔ مکرم جعفر صادق صاحب مرحوم رضؓ امیر جماعت احمدیہ بغداد (عراق) ۶ — ۰۰ روپے
۲۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالقادر صاحب کوئٹہ ۶ — ۰۰ "
۳۔ مکرم شیخ شاہ نواز صاحب مرحوم رضؓ (پڑنانا) ڈنگہ ۶ — ۰۰ "
۴۔ " شیخ علی محمد صاحب مرحوم رضؓ (نانا) قادیان ۶ — ۰۰ "
۵۔ محترمہ اللہ جوائی صاحبہ مرحومہ رضؓ (نانی) " ۶ — ۰۰ "
۶۔ مکرم میاں احمد دین صاحب ڈنگوی (ماموں) ربوہ ۶ — ۰۰ "
۷۔ محترمہ ہمائی صاحبہ مرحومہ رضؓ قادیان ۶ — ۰۰ "
۸۔ " کرم بی بی صاحبہ مرحومہ رضؓ (خالہ) ڈنگہ ۶ — ۰۰ "
۹۔ " احمد بی بی صاحبہ مرحومہ رضؓ (خالہ) قادیان ۶ — ۰۰ "
۱۰۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب مرحوم رضؓ (ماموں) " ۶ — ۰۰ "

اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ان کے جملہ عزیز و اقارب کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں رکھے۔ آمین (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں جن طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیاب ہونے پر بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو ادا کیا ہے۔ ان کے اسماء معہ ان کی مالی قربانی کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

دیگر طلباء اور طالبات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

۶۱۔ عزیزم مرزا لئیق احمد ابن صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ ۱۰ — ۰۰ روپے
۶۲۔ عزیزہ امتیاز احمد راجیکی دارالرحمت غربی ربوہ ۵ — ۰۰ "
۶۳۔ عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ بی۔ اے بنت مکرم عبداللطیف صاحب اچھرہ لاہور ۵۵ — ۰۰ "
۶۴۔ عزیز محمد اسحاق ابن مکرم منشی عبدالحق صاحب دارالبرکات ربوہ ۱۲ — ۰۰ "
۶۵۔ عزیز منیر الحق ابن مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب " ۵ — ۰۰ "
۶۶۔ مکرم شیخ عبدالخالق صاحب الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ۵ — ۰۰ "
۶۷۔ عزیز انوار احمد صاحب بی ایس سی گھمن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ ۱۰ — ۰۰ "
۶۸۔ عزیز عبدالستار صاحب کگی نو ضلع جھنگ ۵ — ۰۰ "
۶۹۔ عزیز عبدالودود ابن مکرم عبدالقدوس صاحب پشاور ۰۰
۷۰۔ عزیز محمد احمد مفتی پشاور ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تفہیمات ربانیہ میں نئے اعتراضات کے جوابات

کتاب تفہیمات ربانیہ کی کتابت و طباعت شروع ہے اس میں قریباً ایک صد صفحات کا اضافہ ان اعتراضات کے جوابات کے لئے کیا جا رہا ہے جو عشرہ کاملہ کے بعد پیدا کئے گئے ہیں۔ اس سے بفضلہ تعالیٰ کتاب کی افادیت میں نمایاں اضافہ ہو جائے گا۔ آپ کے خیال میں جن اعتراضوں کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہیئے ان سے دو ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرمائیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری ربوہ)

اسلامی پردہ اور کالج کی لڑکیاں

اسلام مردوں اور عورتوں کو نیچی نگاہ رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور عورتوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ پردہ کریں۔ مقصد یہ ہے۔ کہ معاشرہ میں پاکیزہ صورت قائم رہے۔ ظاہر ہے کہ جب مرد۔ عورتوں کو نہ دیکھیں گے اور عورتیں مردوں کو۔ تو برے خیالات پیدا نہیں ہو سکیں گے۔ نیز عورتوں کو پردہ کرنے کی ہدایت فرما دی۔ اگر اسلام کی طرف منسوب ہونے والے اسلامی ہدایات کی پابندی کریں تو یقیناً ہر قسم کی خرابی سے محفوظ رہیں گے۔

یہ حکم پردہ کا صرف امت کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی اسکے مطابق عمل کرتی تھیں۔ ایک حدیث میں ہے۔ کہ ابن ام کلثوم رضؓ آں جناب کی ملاقات کے لئے آیا۔ اس وقت نبی صلعم کے پاس آپ کی دو بیویاں تھیں۔ آپ نے فرمایا احتجبا منہ کہ ابن ام کلثوم سے دونوں پردہ کرو۔ بیویوں نے عرض کیا۔ الیس ھو اعمٰی کیا وہ اندھا نہیں۔ یعنی جب وہ دیکھتا نہیں۔ تو پردہ کا کیا مطلب۔ آنجناب نے فرمایا افعمیاوان انتما تم تو اندھی نہیں ہو۔ یعنی اسلام کا حکم مردوں اور عورتوں کے لئے برابر ہے۔ اس پر انہوں نے پردہ کر لیا۔ اور ابن ام کلثوم نے اندر آکر بات کر لی۔

اس حدیث سے پردہ کی اہمیت ظاہر ہے۔ اور احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم کی اہمیت کے پیش نظر اس پر عمل کریں اور کروائیں۔

مخلوط تعلیم کی صورت میں بھی لڑکیوں کو پردہ میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔ اس بارے میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حسب ذیل ارشاد ہے۔

"ہدایت یہ ہے کہ (کالج کی لڑکیاں) پردہ کر کے بیٹھیں۔ اگر پردہ کے بغیر نہیں پڑھ سکتیں۔ تو نہ پڑھیں۔ حضرت عائشہ رضؓ کون سی ایم۔ اے تھیں"۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

موجودہ وقت میں اسلامی پردہ کے حکم کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔ (تذکرہ) ہے کہ دین کو زندہ کریں گے اور شریعت کو قائم کریں گے۔ پس احباب ان ہدایات کی پابندی کریں اور نیک نمونہ قائم کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

برسات اور انصار اللہ

بظاہر چھوٹے چھوٹے امور ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کسی قوم یا ملک کے افراد بحیثیت مجموعی بر موقع ایک معین پروگرام کے تحت اس طرف توجہ دیں تو اس مساعی کے نتیجہ میں ایسی قوم یا ملک کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ اور دیکھنے والے انگشت بدنداں رہ جائیں۔ مثال کے طور پر اس سلسلہ میں شجر کاری کے موسم کو ہی لے لیا جائے۔ اگر اس موقع پر ہر ایک پاکستانی زیادہ نہیں تو کم از کم ایک نیا پودا ہی لگائے اور اس کی پرورش تک دیکھ بھال کی ذمہ داری قبول کرے تو چند سال کے اندر حیرت انگیز حد تک قومی اور ملکی سرمایہ میں اضافہ ہو جائے۔ مگر افسوس ہے کہ ملک کا بیشتر حصہ اس سلسلہ میں قومی بیداری کا ثبوت نہیں دیتا۔ گو ہماری رضاکارانہ تنظیمیں اس سلسلہ میں کافی حد تک بیدار ہیں۔ مگر ابھی ان میں بھی مزید تیز گامی کی ضرورت اور گنجائش ہے۔ لہٰذا میں امید کرتا ہوں کہ انصار اللہ کے جملہ ارکان برسات کے اس موسم کو خالی نہیں جانے دیں گے اور اس طرف غیر معمولی توجہ دیکر دوسروں کے لئے بھی ترغیب و تحریص کا موجب بنیں گے۔ جزاکم اللہ۔ (نائب قائد ایثار)

چوہدری محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر وصایا کہاں ہیں

چوہدری محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر وصایا ربوہ سے ۱۰ جولائی کو اضلاع ملتان، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خاں کے دورہ کے لئے روانہ ہوئے تھے مگر آج تک ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اگر وہ اس اعلان کو خود پڑھیں (یا ان اضلاع کے کسی دوست کو علم ہو کہ وہ کہاں ہیں) تو فوری طور پر دفتر کو اطلاع دیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

ضرورت ہے

تحریک جدید کے فارم واقع حیدر آباد ڈویژن میں ایک ٹریکٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنے تجربہ کی وضاحت اور متعلقہ جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ پتہ ذیل پر درخواست دیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی۔ ۶ اگست۔ تیل کی تاریخ کے نئے روسی ماہرین کی نگرانی میں جو کام ہو رہا ہے اس کے نتائج حوصلہ افزاء ہیں۔ اور مشرقی اور مغربی پاکستان میں کئی مقامات پر تیل برآمد ہونے کے آثار پائے جاتے ہیں یہ انکشاف کل پاکستان آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے صدر میجر جنرل ضیاء الدین نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ تین ماہ کے اندر مشرقی اور مغربی پاکستان میں دو مقامات پر تیل کے لئے کنوئیں کھودنے کا کام بھی شروع ہو جائے گا۔ میجر جنرل ضیاء الدین روٹری کلب کراچی کے ڈنر میں تقریر کر رہے تھے۔

پیکنگ۔ ۶ اگست۔ ایک معتبر ذرائع کے مطابق روس کے لڑاکا طیاروں کے ۲ سکواڈرن آج شمالی ویٹ نام کے صدر مقام ہنوئی پہنچ گئے۔ وہ پٹرول لینے کے لئے چین کے علاقہ میں دو دفعہ اترے۔

سیگاؤں۔ ۶ اگست۔ امریکی فضائیہ کے لاتعداد بمبار اور ڈاکا طیارے جاپان کے امریکی اڈے اوکی ناوا سے یہاں پہنچ گئے۔

امریکی سفارت خانہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ الف ۲۔ اڑاکا بمبار اور اس قسم کے طیاروں کے مزید سکواڈرن جاپان سے جنوبی ویٹ نام کی حفاظت کے لئے یہاں پہنچ رہے ہیں سیاؤں میں امریکی حکام نے جنوبی ویت نام میں مقیم امریکی عوام کو ہوشیار رہنے کا مشورہ دیا ہے اور انھیں کہا گیا ہے کہ وہ رات کے وقت گھروں سے باہر نہ نکلیں، اور گلیوں اور بازاروں میں جانے سے بھی احتراز کریں

لنڈن۔ ۶ اگست۔ شمالی ویت نام کے بحری اڈوں پر امریکی طیاروں کے حملے پر برطانیہ اور فرانس میں گہری تشویش ظاہر کی جا رہی ہے

برطانوی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ خلیج ٹونکن کے حادثے کے متعلق رویے کا اظہار کل سلامتی کونسل کے اجلاس میں برطانوی مندوب سر پیرک ڈین کریں گے۔ کیونکہ امریکہ نے اس حادثے کے بعد سے برطانیہ کو امریکی اقدامات کے بارے میں باخبر رکھا ہے۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان اس سلسلہ میں متواتر رابطہ قائم ہے ترجمان نے یہ بھی کہا کہ ان حادثوں کا معاہدہ جنیوا سے کوئی تعلق نہیں

جکارتہ ۶ اگست۔ مشرقی جاوا میں سمیرو پہاڑ میں آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے قریبی قصبوں میں پتھروں کے ٹکڑے گرنے سے بڑا نقصان ہوا۔ جاوا میں سمیرو پہاڑ سب سے بڑا آتش فشاں پہاڑ ہے۔ نقصان کی تفصیلات کا ابھی صحیح طور پر پتہ نہیں چل سکا۔

نیویارک۔ ۶ اگست۔ غذائی قلت کو دور کرنے کے لئے ہندوستان نے امریکہ سے قریباً ۱۸ لاکھ ۷۵ ہزار من گندم خریدی ہے یہ گندم ستمبر تک ہندوستان پہنچ جائے گی۔

ڈھاکہ۔ ۶ اگست میجر جنرل فضل مقیم نے کل صبح مشرقی پاکستان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کا عہدہ سنبھال لیا ہے ان کے پیشرو میجر جنرل اے ایم یحییٰ خان کو مغربی پاکستان میں تبدیل کر دیا گیا ہے میجر جنرل فضل مقیم خان نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۵ء میں انڈین ملٹری اکادمی میں داخل ہوئے اور ۱۹۳۶ء میں وہاں سے فارغ ہوئے انھیں سٹاف اور کمان کا وسیع تجربہ ہے۔

کراچی۔ ۶ اگست۔ مراکش کے ناظم الامور نے کہا ہے کہ میں پاکستان اور اپنے ملک کے دوستانہ تعلقات اور مستحکم کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ اگرچہ دونوں ملکوں میں بڑا فاصلہ ہے تاہم اسلام کا مشترک رشتہ انہیں متحد کرتا ہے۔

بیروت۔ ۶ اگست۔ عرب لیگ میں فلسطین کے مندوب مسٹر احمد شکیری نے بتایا ہے کہ قاہرہ میں افریقی سربراہوں کی کانفرنس میں عرب لیڈروں نے فلسطین کے مسئلہ پر روشنی ڈالی اور افریقی لیڈروں کو اس مسئلہ کی اہمیت اور حقیقت سے آگاہ کیا ہے۔ عرب لیڈروں کے اس اقدام سے افریقی ممالک بھی فلسطین کے مسئلہ پر عرب ممالک کے ہمنوا بن گئے ہیں۔ اگرچہ قبل ازیں انھوں نے کبھی اس مسئلہ میں ہمدردی کا اظہار نہیں کیا تھا مسٹر احمد شکیری قاہرہ سے بیروت پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے

واشنگٹن۔ ۶ اگست۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے افغانستان کو زرمبادلہ کے زبردست خسارے کا مقابلہ کرنے کے لئے مالی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ فنڈ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے افغانستان کو فنڈ سے اس مقصد کے لئے ۵۶ لاکھ ڈالر وصول کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

یروشلم۔ ۶ اگست۔ اسرائیل میں بھارتی نژاد یہودیوں نے ملک گیر پیمانہ پر مظاہرے کرنے کا فیصلہ کیا ہے انھوں نے اسرائیل کے سرکاری اور مذہبی حکام پر الزام لگایا ہے کہ وہ ان کے خلاف نسلی اور علاقائی تعصبات روا رکھتے ہیں اور حال ہی اسرائیلی حکام نے حکم دیا ہے کہ بھارتی یہودیوں کو سفید فام یہودی لڑکیوں سے شادی کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

تہران۔ ۶ اگست۔ گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں مشرق وسطےٰ کے تین بڑے ملکوں نے پہلی مرتبہ اقتصادی اور سیاسی امور میں تعاون کا معاہدہ کیا ہے ترقی یافتہ ممالک نے اپنے مفادات کو محفوظ کرنے کے لئے متعدد علاقائی معاہدے کئے ہیں ایشیائی ممالک کے لئے ضروری تھا کہ وہ بھی اپنے ذرائع اور وسائل کو یکجا کر کے اقتصادی و سیاسی حالات کو بہتر بنائے۔ ایران، پاکستان اور ترکی نے وقت کے تقاضے کو سمجھ کر نہایت دانشمندانہ قدم اٹھایا ہے۔"

یہ بات ایران کے ماہر اقتصادیات ڈاکٹر مدنی نے ایران کے ایک روزنامہ "کیہان" میں اپنے ایک مضمون میں لکھی ہے جس کا عنوان "استنبول کانفرنس کے دور رس اقتصادی فوائد" ہیں۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ
کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے......"

"...... پھر وہ لوگ جو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو۔ ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں۔"

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

ویٹ نام میں امریکہ روس اور چین کی فوجوں کا زبردست اجتماع

کسی لمحے بھی تیسری عالمی جنگ شروع ہو سکتی ہے

پیکنگ ۷ اگست — شمالی ویٹ نام پر امریکی حملے کے بعد روس۔ چین اور امریکہ وسیع پیمانے پر اپنی فوجیں شمالی اور جنوبی ویٹ نام میں جمع کر رہے ہیں اور ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ اگر دوبارہ کوئی جھڑپ ہوئی تو تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی۔ مختلف خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق امریکہ کے مال بردار طیارے کل تمام رات فوجیں اور بھاری اسلحہ جنوبی ویٹ نام پہنچاتے رہے۔ دوسری طرف شمالی ویٹ نام میں چین اور روس کے لڑاکا طیارے اور فوجی سامان دھڑا دھڑ پہنچ رہا ہے۔ شمالی ویٹ نام پر امریکی حملے کے متعلق تینوں حکومتوں نے جو بیانات جاری کئے ہیں ان میں انتہائی سخت الفاظ میں ایک دوسرے پر حملے کئے گئے ہیں عوامی جمہوریہ چین نے سرکاری طور پر اعلان کر دیا ہے کہ شمالی ویٹ نام پر امریکی حملہ چین پر حملے کے مترادف ہے اور امریکیوں نے ویٹ نام کے پرامن باشندوں کا جو خون بہایا ہے امریکیوں کو اس کا بدلہ اپنے خون سے دینا ہوگا۔ روس نے بھی شمالی ویٹ نام کی مکمل حمایت کا اعلان کیا ہے اور امریکہ کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے دوبارہ حملہ کیا تو اسے انتہائی خوفناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ادھر صدر جانسن نے پھر اعلان کیا ہے کہ امریکہ اس علاقے کو ہرگز نہیں چھوڑے گا۔ اور شمالی ویٹ نام کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے وہ امریکہ کی طرف سے دفاعی اقدام ہے۔ امریکی وزیر دفاع مسٹر میکنامارا نے کہا ہے کہ ہم لاؤس اور ویٹ نام کا علاقہ کمیونسٹوں کے حوالہ نہیں کر سکتے اور کمیونسٹوں کی جارحیت کو ہر قیمت پر ختم کر دیا جائے گا۔

پیکنگ ریڈیو نے کہا ہے کہ امریکہ نے ایک بے شرم جارح کا کردار ادا کیا ہے لیکن امریکہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا مقابلہ محض شمالی ویٹ نام سے نہیں ہے بلکہ اس نے اس علاقہ کے عوام کی آزادی اور خود مختاری کو چیلنج کیا ہے اور اگر پھر جارحیت کا مظاہرہ کیا گیا تو امریکی حکومت کو اس کا جواب مل جائے گا۔

چین نے امریکہ کو یہ بات یاد دلائی ہے کہ وہ کوریا میں پٹ چکا ہے اور کہا ہے کہ ہتھیاروں کی بالادستی سے کسی قوم یا علاقہ کی آزادی کو غلامی میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

آئزن ہاور کے نقش قدم پر

واشنگٹن ۷ اگست — امریکہ کے صدر جانسن نے گزشتہ رات ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شمالی ویٹ نام پر حملہ کر کے ہم نے کوئی انوکھا کام نہیں کیا۔ امن اور امریکی سلامتی کی حفاظت کے لئے صدر کینیڈی اور ان سے قبل صدر آئزن ہاور بھی اس نوعیت کے اقدامات کر چکے ہیں اور ان کی حمایت کرتے رہے ہیں۔

جنوبی ویٹ نام کیلئے جاپان کی طرف سے

۲۰ لاکھ ڈالر امداد

ٹوکیو ۷ اگست — جاپان کے وزیر اعظم ہیاتو اکیدا نے ۲ لاکھ ڈالر کی مالیت کا ایک منصوبہ منظور کیا ہے جس کے تحت جنوبی ویٹ نام کو ادویات۔ طبی آلات اور ڈاکٹر بھیجے جائیں گے یہ ہنگامی امداد جلد ہی روانہ کی جائے گی۔

جاپان نے جنوبی کوریا کی امداد کے لئے بھی دو کروڑ ڈالر کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس کے تحت جو مال فراہم کیا جائے گا اس کی ادائیگی بعد میں خام مال کی شکل میں ہو گی۔

صدر ایوب کے دورے کے تاثرات

راولپنڈی ۷ اگست — صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں آئندہ اتوار ممتاز شہریوں قومی اسمبلی کے ارکان اور سیاست دانوں کو اپنے حالیہ غیر ملکی دورے کے تاثرات سے آگاہ کریں گے۔ اس مقصد کے لئے اجتماع کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں اور تمام اہم شخصیتوں کو دعوت نامے بھیج دئے گئے ہیں۔ صدر مملکت اپنی تقریر جی ایچ کیو لیکچر ہال میں ۹ بجے شروع کریں گے۔

● کراچی ۷ اگست — مرکزی وزیر صحت الحاج عبد اللہ ظہیر الدین لال میاں ۱۲ اگست کو لیڈیز ڈکیشنل نرسنگ سنٹر کا افتتاح کریں گے۔

ویت نام کے حالات پر پاکستان کا اظہار تشویش

معاہدۂ جنیوا کے مطابق گفت و شنید کے ذریعہ مسئلہ طے کرنے کی اپیل

راول پنڈی ۷ اگست۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے شمالی ویت نام پر امریکی کارروائی پر اظہار تشویش کیا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ مشرقی ایشیا کا حصہ ہونے کی وجہ سے پاکستان پر خاص ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں اس لئے ہمیں موجودہ صورت حال سے پریشانی اور تشویش ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ قضیہ معاہدہ جنیوا کی روشنی میں بات چیت کے ذریعہ سے طے کیا جائے انھوں نے یقین ظاہر کیا کہ موجودہ صورت حال کا تقاضہ ہے کہ اس جھگڑے کا عبد اور پر امن تصفیہ ہونا چاہیئے صدر ایوب کے نام صدر جانسن کے پیغام کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکی سفیر نے صدر جانسن کا جو پیغام صدر ایوب کو دیا ہے وہ ابھی تک ان کے پاس نہیں پہنچا

وزیر خارجہ نے کہا کہ شمالی ویت نام اور امریکہ کے درمیان جھڑپوں سے پیدا ہونے والی صورت حال کے متعلق چین یا شمالی ویت نام کی حکومت کی طرف سے پاکستان کو کوئی مراسلہ موصول نہیں ہوا ہے۔ البتہ کچھ عرصہ پہلے چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے جو ہمیں مراسلہ بھیجا تھا ہم نے وہ امریکہ کو بھیج دیا ہے۔

امریکی حملہ کا مقابلہ کیا جائے گا

شمالی ویت نام کے صدر کا اعلان

ہنوئی ۷ اگست۔ شمالی ویت نام کے صدر ہوچی منہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکی سامراج کو شمالی ویت نام پر تسلط جمانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ہنوئی ریڈیو کے ایک نشریئے کے مطابق صدر ہوچی منہ نے متنبہ کیا کہ شمالی ویت نام کے خلاف امریکہ کی جارحانہ کارروائی تیسری عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے انھوں نے کہا امریکی جارحیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔

ہلبر واشنگٹن جانے کے لئے تیار ہیں۔

لندن ۷ اگست معتبر ذرائع کے مطابق اگر جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال نے تقاضا کیا تو برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بٹلر صدر جانسن سے ملاقات کے لئے فوراً واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔

ملائشیا میں مبلغین اسلام کی تبلیغی سرگرمیاں

بقیہ صفحہ ۲

۹۸۰ خطوط اور پیکٹ وغیرہ باہر ارسال کئے گئے، جماعت کی لائبریری کو ترتیب دیا گیا اور باقاعدہ الماریاں درست کرا کے شیشے لگوائے۔ اور چند کتب کی نئی جلد بندی کرائی۔ اخبار الفضل فائل درست کیا جس کی آہستہ آہستہ جلد بندی بھی کرائی جا رہی ہے۔ بعض جماعتی امور کے سلسلہ میں وزیر اعظم سنگاپور۔ وزیر اعظم ملائشیا وزیر تعلیم۔ وزیر سوشل ویلفیئر وغیرہم سے خط و کتابت کی جاتی رہی۔ شہر کے بعض بڑے بڑے چینی تاجروں اور افسروں سے برادرم سالگین صاحب کے ذریعہ واقفیت پیدا کر کے انھیں اپنا لٹریچر پیش کیا، اور زبانی تبلیغ کی جاتی رہی۔

آر۔ اے۔ ایف کے دو انگریز نوجوان کئی بار مشن میں آئے انھیں تبلیغ کی اور کئی کئی گھنٹے ان کے ساتھ بیٹھ کر انھیں اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں انھوں نے قرآن کریم انگریزی اور دیگر کتب بھی مشن سے خریدیں جن کا آج کل وہ مطالعہ کر رہے ہیں اور اسلام کی تعلیم سے خاص طور پر متاثر ہیں آج کل وہ بدھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور اسلام اور بدھ مذہب کا گہری نظر سے موازنہ کر رہے ہیں اور اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً میرے پاس آتے رہتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جب گزشتہ سال سنگاپور تشریف لائے تھے تو یہ دونوں نوجوان ان سے بھی ملے تھے اور ان کی تقریر سن کر انھوں نے بہت اچھا اثر لیا تھا اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دے۔

نومبائعین۔

اس عرصہ میں ۹۔ احباب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے جن میں ایک افریقی عیسائی نوجوان ہے جو غانا نیوی کے آفیسر ہیں۔ انھوں نے بہت اخلاص سے اسلام قبول کیا ہے اور اسلام کی سچائی سے بہت متاثر ہیں ان کا اسلامی نام محمود کیت ہے۔ احباب سب کی استقامت اور اخلاص میں ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بھی احباب سے اپنی صحت اور کام کی کماحقہ توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے خاکسار کو پیشاب کے بعض عوارض لاحق ہیں جو بعض دفعہ بہت پریشان کرتے ہیں دو دفعہ پیشاب کی نالی کا اپریشن ہو چکا ہے تیسرا ۱۰ اگست کو ہونے والا ہے احباب دعا شفا صحت کر کے ممنون فرمائیں۔

(خاکسار۔ محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج سنگاپور)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ عظمت طاہرہ صاحبہ بدستور لمبا عرصہ یرقان اور خرابی جگر بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بخار بھی رہتا ہے۔ کمزوری دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ صحابہ کرام۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب سے اہلیہ کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(منظور احمد خاں دار الصدر شرقی ربوہ)